Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۹۴۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۲ شعبان ۱۳۹۵ھ ۔ ۲۱ ظہور ۱۳۵۴ ہش ۔ ۲۱ اگست ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۹۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۱ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق لندن سے محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے بذریعہ ڈاک یہ اطلاع بھجوائی ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی کامل شفایابی کے لئے دردو الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

افسوسناک فروگذاشت اور ضروری تصحیح:- الفضل ۲۰ اگست ۱۹۷۵ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی لندن میں مصروفیات کی جو رپورٹ شائع ہوئی ہے افسوس ہے کہ کاپی کے غلط جڑنے کی وجہ سے اس میں افسوسناک فروگذاشت ہو گئی ہے۔ رپورٹ کا جو حصہ صفحہ ۳ پر شائع ہوا ہے وہ غلط جگہ جوڑنے کی وجہ سے مضمون ہی خلط ملط ہو گیا ہے۔ صفحہ ۲ پر یہ رپورٹ جس جگہ ختم ہوتی ہے اس کا تسلسل صفحہ ۶ کے دوسرے کالم کی نویں سطر سے شروع ہو کر آخر تک جاتا ہے اور پھر بقیہ مضمون صفحہ ۳ کے کالم اوّل سے شروع ہو کر دوسرے کالم کی آٹھویں سطر پر رپورٹ ختم ہوتی ہے۔ احباب اسکے مطابق تصحیح فرمالیں۔ ادارہ اس غلطی اور فروگذاشت کے لئے معذرت خواہ ہے۔

رپورٹ نمبر ۱ ۔ قسط اوّل

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا لندن میں ورودِ مسعود

لندن کے مخلص و وفا شعار احباب کی طرف سے فضائی مستقر اور مشن ہاؤس میں حضور ایدہ اللہ کا پُرتپاک و والہانہ استقبال

لاہور اور کراچی میں مختصر قیام کے دوران احبابِ جماعت سے حضور کا بصیرت افروز خطاب

(الفضل کے نامہ نگارِ خصوصی کے قلم سے)

لندن ۶ ظہور (مطابق ۶ اگست) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۵ ظہور ۱۳۵۴ ہجری شمسی (مطابق ۵ اگست ۱۹۷۵ء بروز سہ شنبہ) ربوہ سے روانہ ہو کر لاہور اور کراچی ہوتے ہوئے ۶ ظہور بروز چہارشنبہ ہوائی جہاز کے ذریعہ لندن میں ورود فرما ہوئے۔ امام مسجد لندن محترم بشیر احمد خاں صاحب رفیق کی سرکردگی میں انگلستان کے مبلغینِ اسلام اور جماعتِ احمدیہ لندن کے مخلص و وفا شعار احباب نے لندن کے فضائی مستقر "ہیتھرو" پر پھر احمدیہ دار التبلیغ (واقعہ ۱۶ اگریسن ہال روڈ) میں اپنے آقا ایدہ اللہ کا پُرتپاک اور والہانہ استقبال کرنے اور اس طرح حضور کے ساتھ اخلاص و عقیدت اور دلی محبت و وابستگی کا اظہار کرنے کی سعادت حاصل کی۔

حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری سے لندن میں مقیم ہزاروں احباب میں مسرّت و انبساط کی لہر دوڑ گئی ہے اور ان کے ذوق و شوق، ولولۂ عشق نیز خدمت و فدائیت کے جذبے اور اسکے والہانہ اظہار کو دیکھ کر دل متأثر ہوئے بغیر نہیں رہتا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جماعت کو ایسی رُوحیں عطا فرمائی ہیں جو مرکزِ سلسلہ سے ہزاروں میل دُور ہونے کے باوجود اسلام کے لئے دردِ دل سے گداز ہیں اور اسلام کی راہ میں ہر قسم کا دُکھ اُٹھانے، ہر تکلیف گوارا کرنے اور بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتی ہیں۔ ان کے اخلاص و وفا اور جذبۂ قربانی و ایثار کو دیکھ کر دل بے اختیار پکار اُٹھتا ہے کہ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔

> ### سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے احبابِ جماعت کے نام السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کی دعا
>
> سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جملہ احبابِ جماعت کو السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہیں اور ان کے لئے دعائیں فرما رہے ہیں۔
>
> (پرائیویٹ سیکرٹری)
>
> (از لندن ۹ اگست ۱۹۷۵ء)

حضور ایدہ اللہ نے یہ سفر کئی ماہ کی طویل علالت اور خاصی حد تک صحت یابی کے بعد تفصیلی طبی معائنے اور مزید علاج کی غرض سے اختیار فرمایا ہے۔ اس سفر میں حضور کی حرم حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا بھی حضور کے ہمراہ ہیں۔ نیز محترم جناب صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم۔اے پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ، محترم شاہد احمد خان صاحب اور خاکسار راقم الحروف (مسعود احمد دہلوی) کو حضور کی معیت میں انگلستان جانے کا خصوصی شرف حاصل ہوا ہے۔ مزید برآں محترم جناب صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی بیگم صاحبہ محترمہ اس موقع پر اپنے طور پر لندن تشریف لائی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کی ربوہ سے روانگی، راستہ میں لاہور اور کراچی میں مختصر قیام نیز ہوائی جہاز کے ذریعہ براستہ ایتھنز و ایمسٹرڈم لندن میں ورودِ مسعود کی کسی قدر تفصیلی رپورٹ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:-

ربوہ سے روانگی کا منظر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا انگلستان تشریف لے جانے کی غرض سے ۵ ماہ ظہور ۱۳۵۴ ہجری شمسی مطابق ۵ اگست ۱۹۷۵ء بروز سہ شنبہ صبح صادق کے وقت موٹر کار کے ذریعہ ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔ روانگی کا وقت (جو لاہور اور کراچی سے چلنے والے ہوائی جہازوں کے اوقاتِ روانگی کے مطابق مقرر کیا گیا تھا) بجمد اللہ تعالیٰ خود اپنی جگہ غلبۂ اسلام کی آسمانی سکیم کی بتدریج تکمیل کو آشکار کرنے کے لئے ایک لطیف تمثیل کی حیثیت رکھتا تھا۔

چار بجے علی الصبح سے کچھ ہی قبل جبکہ صبحِ صادق طلوع ہو رہی تھی جونہی موٹریں قصرِ خلافت کے عقبی دروازہ سے آ کر لگیں مسجد مبارک سے نمازِ فجر کے لئے اذان کی آواز بلند ہوئی اور حسبِ معمول طلوعِ فجر کی خاموش گھڑیوں میں ربوہ کا پورا ماحول اللہ اکبر، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ،

(باقی صفحہ ۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ ظہور ۱۳۵۴ ہش
۲۱ اگست ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک امام - ایک مرکز

اس امر پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں وہ کم ہے کہ اُس نے محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں ایک ایسے واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر متحد ہونے کی توفیق بخشی ہے جس کے ساتھ تائید ایزدی ہے اور پھر ہمیں اُس نے ایک ایسا فعال مرکز عطا فرمایا ہے جہاں سے غلبۂ اسلام کی موجودہ مہم کو کامیابی کے ساتھ چلایا جا رہا ہے۔ ایک مرکز کا ہونا اور پھر ایک ایسے امام کے ہاتھ پر متحد و متفق ہونا جس کے ساتھ خدائی تائید و نصرت کا ہم بار بار بچشمِ خود مشاہدہ کر چکے ہیں ایک ایسی عظیم نعمت ہے جس کے فوائد و برکات کا ہم اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ یہی وہ نعمتِ عظمیٰ ہے جس کی بدولت ہم اخوت و محبت کی لڑی میں منسلک ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اس باہمی مؤدت و محبت کو ایک خاص انعام قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے۔ واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا یعنی تم خدا کے اس احسان کو یاد رکھو کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے مگر اس نے تمہارے دلوں میں باہمی محبت پیدا کر دی اور تم بھائی بھائی بن گئے۔

مسلمان اکابرین اور مفکرین جب بھی زوالِ اُمت کے اسباب و وجوہ پر غور کرتے اور ان کا تجزیہ کرتے ہیں تو وہ ہمیشہ اسی نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اس کی اہم ترین وجہ یہی ہے کہ مسلمان ایک واجب الاطاعت امام کی قیادت اور ایک مضبوط و فعال مرکز سے محروم ہو گئے جس کے نتیجہ میں انتشار و اختلاف پیدا ہوا۔ ان کی قوت جاتی رہی اور اغیار کو اس صورتِ حال سے فائدہ اٹھانے کا موقع مل گیا۔ چنانچہ انہوں نے مسلمانوں کی قوت و طاقت کو کمزور کرنا شروع کر دیا۔

کراچی کے ایک ماہنامہ میں مشہور عالم دین مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے افکار و خیالات پر مشتمل ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں بھی جا بجا اسی خیال کا اظہار کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کی ترقی کے لئے ایک واجب الاطاعت امیر اور ایک مضبوط مرکز کا ہونا از حد ضروری ہے۔ اس مضمون کے چند حوالے درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

(۱) "آپ نے ترقی کے بہت سے اسباب سنے ہوں گے، ذرا اس راستے کو بھی آزمائیے جس کا تجربہ آپ کے اسلاف نے ہزار ہا سال سے زیادہ عرصہ تک کیا ہے۔ تاریخ شاہد ہے جب تک وہ اس راستے پر قائم رہے غالب رہے، کامیاب رہے۔ جس دن اس راہ سے ہٹے اُسی وقت سے زوال آنے لگے یہاں تک کہ نوبت اس حال کو پہنچ گئی جو ہمارے اور آپ کے سامنے ہے۔"

(۲) "جو اصل چیز ہے وہ مسلمانوں میں دین پیدا ہو، ان کی قوت ایک مرکز پر جمع ہو، ان کا کوئی امیر ہو، اِس کا کہیں نام و نشان نہیں۔ میں بقسم عرض کرتا ہوں کہ اگر مسلمان مضبوطی کے ساتھ اپنے دین کے پابند ہو جائیں، اپنی قوت ایک مرکز پر جمع کر لیں اور جس کو خیر خواہ سمجھیں اس کو اپنا امیر بنا لیں اور پھر اس کے مشورہ پر عمل کریں تو پھر ان کو کسی کی شرکت کی نہ ضرورت ہے نہ ان کو کسی سے خوف کی ضرورت ہوگی۔"

(۳) "مسلمانوں کو قتال کی اجازت ہجرت کے بعد ہوئی اِس کی کیا وجہ ہے؟ میرے نزدیک اِس کی وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں کا مکہ میں کوئی مرکز نہ تھا اور جہاد کے لئے مرکز ضروری ہے۔ ہجرت کے بعد مسلمانوں کو مدینہ پہنچ کر مرکز حاصل ہو گیا۔

اب اِس وقت بھی مسلمانوں کے لئے دشواری یہ ہے کہ ان کا کوئی مرکز نہیں۔ لہٰذا سخت ضرورت ہے کہ مسلمانوں کا کوئی مرکز قائم ہو۔ دوسری چیز یہ ہے کہ ان کے اندر کوئی امیر ہو۔"

(ماہنامہ البلاغ کراچی)

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حضرت مہدی معہود علیہ السلام کو شناخت کرنے کے نتیجہ میں خلافت اور مرکز کی نعمت سے متمتع فرمایا ہے اور اس طرح اس نے وہ وعدہ پورا کیا ہے جو قرآن مجید کی آیت استخلاف میں عمل صالح بجا لانے والے مومنوں سے کیا گیا تھا۔ ہمیں اِس انعامِ خداوندی کی قدر کرنی چاہیئے اور وہ قدر یہی ہے کہ ہم خلافت سے مضبوطی کے ساتھ وابستہ رہیں، اس کی ہر ہدایت اور ہر حکم کی بہ شرح صدر تعمیل کو اپنے لئے موجب خیر و برکت یقین کریں اور مرکز سے اُٹھنے والی ہر آواز اور ہر تحریک پر لبیک کہیں۔ اور ہمیشہ بالفاظ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دعا کرتے رہیں کہ:۔

"اے اللہ! ہم کو مومن بالخلافت رکھیو اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دیجیو اور ہمیں ہمیشہ اس بات کا مستحق رکھیو کہ ہم میں سے خلیفے بنتے رہیں اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے تاکہ ہم ایک جھنڈے کے نیچے کھڑے ہو کر اور ایک صف میں کھڑے ہو کر اسلام کی جنگیں لڑتے رہیں اور پھر ساری دنیا کو فتح کر کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں گرا دیں کیونکہ یہی ہمارے قیام اور مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض ہے۔"

(خلافتِ حقہ اسلامیہ)

مرے وطن کو نئی زندگی عطا کر دے

زہے نصیب کہ آزاد ہے وطن اپنا
بدل لیں کاش ہم اہلِ وطن چلن اپنا
لوائے پاکِ الٰہی سدا بلند رہے
ہے پاسبانی میں تیری ہی یہ چمن اپنا
خدایا تو ہی ہمارا حفیظ و ناصر ہے
تو جانتا ہے کہ ہے راہ ابھی کٹھن اپنا
رسولِ پاک محمدؐ کا ہے یہ حصنِ حصین
یہاں پہ شمعِ امامِ زماںؑ فروزاں ہے
مہمِ غلبۂ دیں کا ہے اب یہی مرکز
یہ باغِ مصطفویؐ رشکِ صد گلستاں ہے
یہاں ہے قائم و دائم خلافتِ اسلام
جو اک تجلّیٔ فیضِ شہِ رسولاںؐ ہے
مشیّتیں ہیں خُدا کی کچھ اِس میں پوشیدہ
رہے گا زندہ و تابندہ اِس زمیں کا وجود
اِس ارضِ پاک کی عظمت کا جنگجو پاس نہیں
نہ ہو سکے گی کبھی اُن کی عاقبت محمود
اُٹھے گا ہاتھ جو اِس سمت کاٹا جائیگا
نہ رُخ اِدھر کبھی کرنا تو اے عدوِ لدود
یہ التجا ہے مری تجھ سے اے سمیع و مجیب
مرے وطن کو نئی زندگی عطا کر دے
نیا یقیں، نئی پائندگی نئی شوکت
نیا جمال، نئی دلکشی عطا کر دے
تجھے ضیائے محمدؐ کا واسطہ، اِس کو
نئے چراغ، نئی روشنی عطا کر دے

(محمدؐ صدیق امرتسری ایم۔اے سابق مبلغ مغربی افریقہ و جزائر فجی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائیت کے جدید رجحانات

مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی ربوہ

(۲)

چوتھا رجحان
احکام شریعت میں تبدیلیاں

ایک اور چیز جو عیسائیت کے ناقابل قبول عقائد کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے وہ ہے جنسی اور اخلاقی بے راہروی جب عیسائیوں نے یہ عقیدہ گھڑ لیا کہ مسیح نے خدا ہوتے ہوئے انسانی جسم اختیار کر لیا اور وہ گناہ جو بقول ان کے انسان کو آدم سے ورثہ میں ملا ہے اس سے نجات دلانے کے لئے اس نے صلیبی موت کو قبول کیا اور رب کی طرف سے کفارہ پیش کر دیا۔ اب نجات حاصل کرنے کے لئے اس قدر کافی ہے کہ مسیح کی صلیبی موت اور کفارہ پر ایمان لایا جائے۔ اس عقیدہ کا نتیجہ یہ نکلا کہ کفارہ پر یقین رکھنے والے گناہوں پر دلیر ہو گئے اور انہیں عاقبت کا کوئی ڈر نہ رہا۔ اب وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جو چاہیں عمل کریں۔ کفارہ پر ایمان کی وجہ سے انہیں نجات مل جائے گی اور کوئی باز پرس نہ ہوگی۔ اس کھلی چھٹی مل جانے کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ان کے معاشرہ میں جنسی بے راہروی اور بے حیائی اس حد تک پھیل گئی ہے کہ الامان والحفیظ اس مجلس میں اس کی ہلکی سی جھلک بھی پیش کرنا میرے لئے ممکن نہیں۔ مشہور امریکی رسالہ "لک" میں ایک نامہ نگار نے امریکہ میں بڑھتی ہوئی بد اخلاقی کے رجحان کے پیش نظر لکھا:-

"آج عوام کا جنسی شغف اس درجہ بڑھ چکا ہے کہ سدوم اور عمورہ کی یاد تازہ ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اگر خدا نے امریکہ کے بارے میں اپنا فیصلہ صادر نہ کیا تو اسے سدوم اور عمورہ کی بستیوں سے معذرت کرنا پڑے گی۔"

قریباً انہیں الفاظ میں مشہور عیسائی مناد ڈاکٹر بلی گراہم کی بیوی نے بھی امریکہ کی گندی سوسائٹی کے بارے میں اظہار خیال کیا تھا۔

اس بڑھتی ہوئی بدکاری کے اسباب و علل معلوم کرنے اور اس کے سدباب کے طریقوں پر غور کرنے کے لئے برٹش کونسل آف چرچز نے ۱۹۶۴ء میں تیرہ نامی گرامی پادریوں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی اور ان سے کہا کہ حالات کا پوری طرح جائزہ لے کر عیسائی ضابطہ اخلاق کی روشنی میں ایسی تجاویز مرتب کریں جن سے اصلاح معاشرہ ہو سکے۔ اس کمیٹی نے پورے دو سال کے غور و خوض کے بعد ۱۹۶۶ء میں اپنی رپورٹ کونسل کے سامنے پیش کی۔ یہ رپورٹ چھپی شائع ہوئی اس کی تمام کاپیاں ایک ہی دن میں فروخت ہو گئیں اور اس کی اس قدر مانگ بڑھی کہ چند روز میں کئی ایڈیشن شائع ہو کر فروخت ہوئے۔ رپورٹ کی اس غیر معمولی مقبولیت کی وجہ یہ تھی کہ کمیٹی مذکور نے بے حیائی کے سدباب کی تجاویز پیش کرنے کی بجائے ایک حد تک اسے مذہب کے نام پر گوارا کر لینے کی سفارش کی۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا کہ اسقاط حمل سے متعلق قوانین کو نرم کر دینا چاہیئے نیز مشورہ دیا کہ غیر شادی شدہ افراد کو مشورہ کے رنگ میں برتھ کنٹرول کے طریقوں سے آگاہ کیا جائے۔

غرض جو کمیٹی اس وجہ سے قائم کی گئی تھی کہ وہ بدکاری کے سدباب کے طریقے بتلائے اس نے جنسی بے راہروی کی مذمت سے انکار کر دیا اور مشورہ دیا کہ موجودہ حالات میں اسے مذہباً جائز قرار دے دینا چاہیئے۔ دوسرے الفاظ میں بائیبل کا جو حکم ہے کہ "زنا نہ کر" اسے بدل کر یوں کر دیا جائے کہ "تو زنا نہ کرے تو بہتر ہے۔"

خامہ انگشت بدنداں کہ اسے کیا لکھیے
ناطقہ سر بگریباں کہ اسے کیا کہیے

یہ رپورٹ مسیحی دنیا کے اس رجحان کی آئینہ دار ہے کہ حسب ضرورت عقائد اور احکام میں لچک بلکہ تبدیلی پیدا کر لینے میں کوئی قباحت نہیں۔

امریکہ کا مشہور رسالہ ٹائم لکھتا ہے:
"تقریباً ہر ہفتہ لندن کے اخبارات کو کسی نہ کسی پادری کے ایسے الفاظ جلی عنوانات کا مواد فراہم کر دیتے ہیں جو وہ عیسائیت کو زندگی کے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش میں کہہ گذرتا ہے مثلاً یہی کہ یک جنسی اختلاط بہر زنا اور طلاق کو گوارا کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔"

اسی صورت حال کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا:-

"میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر میری طرف سے اس مردہ پرستی کو دور کرنے کے لئے کوئی تحریک نہ بھی ہوتی اور خدا تعالیٰ مجھے بھی نہ بھیجتا تب بھی اس مذہب کی حالت ایسی ہو چکی تھی کہ یہ خود بخود نمک کی طرح پگھل جاتا۔"
(ملفوظات جلد ہشتم)

پانچواں رجحان
اسلام کی طرف میلان

ایک زمانہ تھا جب عیسائی مناد بڑے طمطراق سے یہ کہا کرتے تھے کہ وہ وقت آتا ہے جب مکہ مدینہ پر یسوع مسیح کے نام کی منادی ہوگی لیکن گذشتہ ساٹھ ستر سال میں نقشہ ہی بدل گیا ہے۔ عیسائی اقوام کے سیاسی زوال کے ساتھ عیسائی مذہب کا اثر بھی رخصت ہو رہا ہے۔ پہلے کلیسیا کا انداز اسلام کے حق میں نہایت درجہ جارحانہ اور معاندانہ تھا۔ لیکن اب ان کا رویہ مصالحانہ ہوتا ہے کسی وقت وہ اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بے بنیاد الزام تراشیاں کر کے لوگوں کو اسلام سے متنفر کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے لیکن اب ان کے منہ سے کلمہ خیر بھی سننے میں آتا ہے اور اسلام کی بعض تعلیمات کو وہ سراہتے بھی نظر آتے ہیں۔ یہ تبدیلی کسی انسانی کوشش کی مرہون منت نہیں بلکہ ان فرشتوں کا کام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ تائید حق کے لئے آسمان سے نازل ہوئے۔

عیسائی فرقوں میں سب سے زیادہ کٹر رومن کیتھولک ہیں۔ ان کے لئے ہماری کتابوں کو چھونا بھی منع ہے لیکن اسی کلیسیا کے پاپائے اعظم پوپ جان آنجہانی نے ۱۹۶۲ء میں پندرہ سو نامی گرامی پادریوں پر مشتمل ایک کونسل بنائی تھی جو سیکنڈ ویٹیکن کونسل کے نام سے موسوم ہے اس کونسل میں علاوہ اور امور کے مسلمانوں سے تعلقات کا بھی جائزہ لیا گیا تھا۔ اس بارے میں کونسل کی رپورٹ کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے ڈیٹن (امریکہ) کے اخبار کیتھولک ٹیلیگراف نے لکھا کہ اعلامیہ میں بیان کیا گیا ہے کہ

"مسلمان خدا کی عبادت کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ اپنی زندگیوں کو خدا کی مرضی کے مطابق ڈھالیں۔ اگرچہ وہ الوہیت مسیح کے قائل نہیں تاہم وہ مسیح کو خدا کا رسول سمجھتے ہیں اور مقدس کنواری (یعنی حضرت مریم) کا بھی احترام کرتے ہیں۔ قیامت، حشر نشر اور یوم الحساب کو بھی مانتے ہیں مزید برآں وہ دعا، صدقہ و خیرات اور روزہ کو بھی ضروری سمجھتے ہیں..... عیسائیوں اور مسلمانوں کے مابین سابقہ عداوتوں اور مخاصمتوں کو ترک کر کے اس کی بجائے افہام و تفہیم، نیز معاشرتی انصاف اور اخلاقی اقدار کے قیام کی خاطر باہمی تعاون کو فروغ دیا جائے۔"

انگلستان کے مشہور مفکر و ادیب جارج برنارڈ شا اسلام کے بارے میں یوں اظہار خیال کرتے ہیں:-

"مجھے یقین ہے کہ ساری برطانوی سلطنت ایک قسم کا اصلاح شدہ اسلام (یعنی احمدیت ناقل) اس صدی کے اختتام پر قبول کر لے گی۔ میں نے محمدؐ کے دین کو اس کی حیرت انگیز باطنی قوت کے باعث ہمیشہ ہی بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھا ہے میرے نزدیک یہی وہ واحد مذہب ہے جو بدلتے ہوئے زمانہ کے تقابل پر ایسی اہلیت رکھتا ہے جس کی وجہ سے یہ ہر زمانہ کے لوگوں کو اپیل کرتا ہے..... قرون وسطیٰ کے پادریوں نے یا تو جہالت یا تعصب کی

کے دین کی بنیاد ہے۔
نادیکھ تصویر کھینچی تھی کہ فی الحقیقت
انہیں محمد اور اس کے مذہب
سے نفرت کرنے کی ٹریننگ
دی گئی تھی۔ ان کے نزدیک
محمد یسوع کا دشمن تھا لیکن
میں نے اس عظیم شخصیت کا
مطالعہ کیا ہے۔ میری رائے
میں وہ نہ صرف یہ کہ دشمن مسیح
نہ تھا بلکہ وہ انسانیت کا
نجات دہندہ تھا۔ میرا ایمان
ہے کہ اگر موجودہ زمانہ میں محمد
جیسا انسان دنیا کا ڈکٹیٹر
یا آمر بنا دیا جائے تو وہ ہمارے
زمانہ کی مشکلات کا حل تلاش
کرنے میں کامیاب ہو جائے گا
۔ ۔ ۔ موجودہ وقت میں
بھی میری قوم کے اور یورپ کے
کچھ لوگ اسلام کو اختیار کر چکے
ہیں اور کہا جا سکتا ہے کہ یورپ
کے اسلامی بننے کا آغاز
ہو چکا ہے۔"

(The Genuine Islam
Vol. I No. 8)

یہ اور اس قسم کے بیسیوں حوالہ جات
جو یورپ، امریکہ اور افریقہ کے اخبارات
و رسائل میں شائع ہوتے رہتے ہیں اس
بات کی نشاندہی کر رہے ہیں کہ صلیب
ٹوٹ چکی ہے اور اب توحید کے قیام اور
اسلام کی قبولیت کے لئے میدان تیار
ہو رہا ہے اور یہ نتیجہ ہے الٰہی تصرفات
کا۔ خدا کے فرشتے مستعد دلوں پر اثر
ڈال رہے ہیں۔ وہ خراب استعدادیں جو صلیبی
عقائد کو قبول کر لیتی تھیں اب مر رہی
ہیں۔ بلکہ قریب قریب مر چکی ہیں۔ لوگ
بے شک عیسائی ہیں لیکن رسماً و عادتاً
ان کے دل اس سے بیزار ہیں۔ ایک روحانی
خلا ہے جس کو وہ شدت سے محسوس کر
رہے ہیں انہیں تلاش ہے خدا کی معرفت
اور اس کی محبت کی۔ وہ اپنی زندگیوں
میں خدا کے پیار اور اس کی کارفرمائی
کے جلوے دیکھنا چاہتے ہیں۔ عیسائیت
اس میں یکسر ناکام رہی ہے۔ سائنس و
ٹیکنالوجی کی ترقی نے انہیں وہ سکون قلب
نہیں دیا جس کے وہ متمنی ہیں۔ اس خلا کو حقیقی
اسلام ہی پر کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود
علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میں خدا تعالیٰ کی تائیدوں
اور نصرتوں کو دیکھ رہا ہوں
جو اسلام کے لئے ظاہر کر رہا ہے
اور میں اس نظارہ کو دیکھ رہا
ہوں جو موت کا اس صلیبی
مذہب پر آنے کو ہے۔ اس
مذہب کی بنیاد محض ایک لعنتی
لکڑی پر ہے جس کو دیمک
کھا چکی ہے اور یہ بوسیدہ
لکڑی اسلام کے زبردست
دلائل کے سامنے اب ٹھہر
نہیں سکتی۔ اس عمارت کی
بنیادیں اب کھوکھلی ہو چکی ہیں
اب وقت آتا ہے کہ یکدم
یورپ و امریکہ کے لوگوں کو
اسلام کی طرف توجہ ہوگی
اور وہ اس مردہ پرستی
کے مذہب سے بیزار ہو کر
حقیقی مذہب یعنی اسلام
کو اپنی نجات کا ذریعہ یقین
کر لیں گے۔"

(ملفوظات جلد ۶ ص ۳۶۷)

چھٹا رجحان
رہبانیت کا ترک کرنا

ایک اور رجحان جو آجکل نمایاں ہو رہا
ہے وہ یہ ہے کہ لوگوں میں پادری بننے کی
خواہش دن بدن کم ہوتی جا رہی ہے اور
جو پادری بن چکے ہیں ان میں سے بھی بہت
سے اس پیشے کو ترک کر کے اپنے لئے
دوسرے ذرائع معاش تلاش کر رہے ہیں
اس رجحان کی دو وجوہات ہیں ایک تو یہ
کہ خود پادری صاحبان اپنے عقائد سے
مطمئن نہیں جب انہیں ہی اپنے معتقدات
پر یقین نہ رہا تو وہ دوسروں کو کس دل
سے ان کی دعوت دیں اور وجہ دیتے ہیں
ان کی بات دلوں میں نہیں اترتی۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب عوام
مروجہ عقائد پر قسما قسم کے سوالات
کرتے ہیں تو ان سے جان چھڑانا ان کے لئے
مشکل ہو جاتا ہے اس لئے لوگ اسی میں
عافیت سمجھتے ہیں کہ اس جنجال ہی میں
نہ پھنسا جائے اور پادری بننے سے گریز
کیا جائے۔ چنانچہ

امریکہ کے ایک اخبار ٹائم نے
لکھا کہ ۱۹۶۸ء کے دوران نمایاں ہونے
والے رجحانات میں سے نمایاں رجحان یہ
ہے کہ دنیائے عیسائیت کے گرجاؤں کی
صورت حال تیزی سے انحطاط پذیر ہے
ایک تو زیادہ سے زیادہ تعداد میں عیسائی
پادری اپنے عہدوں کو خیرباد کہہ رہے
ہیں اور دوسرے یہ کہ نئے پادری تیار کرنے
والے اداروں میں طلباء کی تعداد مسلسل گر
رہی ہے۔

ایک اور مجلہ یو ایس نیوز اینڈ ورلڈ
رپورٹ نے ۹ دسمبر ۱۹۶۸ء کی اشاعت
میں لکھا:-

"جہاں تک نئے پادری تیار
کرنے کا سوال ہے عیسائی
فرقوں کے تعلیمی ادارے
یکے بعد دیگرے انحطاط کا
شکار ہوتے چلے جا رہے
ہیں۔ ادھر ہزاروں کی تعداد
میں پرانے پادری کلیسیا کو یکسر
خیرباد کہہ رہے ہیں۔ نتیجہ یہ
ہے کہ بعض گرجوں کو پورا
وقت کام کرنے والے پادری
دستیاب ہی نہیں ہوتے۔"

یہ اعتراف ہے اس بات کا جو
قرآن کریم نے بیان کی:-

ورھبانیۃ ابتدعوھا
ما کتبناھا علیھم
الا ابتغاء وجه الله
فما رعوھا حق رعایتھا

یعنی عیسائیوں نے رہبانیت کا طریق
نیک نیتی کے ساتھ خدا کی رضا چاہنے
کے لئے از خود جاری کر لیا تھا۔ خدا تعالیٰ
کی طرف سے اس کو اختیار کرنے کی کوئی ہدایت
نہ تھی لیکن وہ اس عہد تجرد کو نبھا نہ
سکے۔ اس عہد کا پاس نہ رکھنے کا ایک
پہلو یہ ہے کہ وہ تجرد کی زندگی کو چھوڑ کر
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اہلی زندگی گزارنے
کے زیادہ سے زیادہ خواہشمند نظر
آتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ صالح محمد صاحب آف انگلستان

(مکرم مرزا نذیر حسین صاحب ابن حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ لاہور)

شیخ صالح محمد صاحب پیدائشی احمدی
تھے۔ ان کے والد شیخ فتح محمد صاحب مرحوم
نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت
۱۸۹۱ء میں کی تھی جبکہ وہ ریاست جموں
کے محکمہ پولیس میں اعلیٰ افسر تھے۔ بیعت کے بعد حضرت
اقدس مسیح موعود پر یہ زور دینا شروع کیا
تھا کہ خدا سے یہ معلوم کریں کہ ان کو اپنی
زندگی کس اصول کے ماتحت گزارنی چاہئے
جس پر حضرت اقدس نے ان کے لئے دعا
کی اور خدا نے آپ کو الہاماً بتلایا کہ شیخ
فتح محمد صاحب کو کہہ دیں۔ کہ "خدا سے ڈر
اور جو چاہے کر" (تذکرہ) اس پر شیخ فتح محمد
صاحب نے بقیہ عمر پابندی سے عمل کیا۔ شیخ
فتح محمد صاحب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ
عنہ کے زمانہ میں جموں میں ایک مجرم کی تفتیش
میں گھر سے نکلے۔ اور پھر گھر واپس نہیں آئے
اور آج تک ان کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ شیخ
صالح محمد صاحب کی والدہ کی وفات کے
بعد جن کے بطن سے شیخ صالح محمد صاحب اور
ان کی دو ہمشیرگان تھیں ایک ان میں سے
شیخ رحمت اللہ صاحب انجینئر مرحوم کی بیوی تھیں
یہ تینوں بچے ایک والدہ سے تھے اور یہ
تینوں آخر تک احمدی رہے۔ ان کے بعد شیخ فتح محمد
صاحب نے یکے بعد دیگرے دو اور شادیاں کیں
جن سے جو اولاد ہوئی وہ اب سب غیر احمدی
ہیں۔ شیخ صالح محمد صاحب کے والد صاحب جب
سے لاپتہ ہو گئے تو ان کی والدہ نے ان کو
گھر سے نکال دیا اور یہ تینوں بہن بھائی قادیان
میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے پاس
آ گئے۔ شیخ صالح محمد صاحب ہائی سکول قادیان
میں داخل ہو گئے۔ ۱۹۱۵-۱۶ء میں شیخ صالح محمد
صاحب میٹرک میں تعلیم پاتے تھے اور خاکسار
انٹرنس ہائی سکول میں ریاضی کا مدرس تھا میٹرک
کرنے کے بعد وہ سیالکوٹ میں سپورٹس کے احمدیہ
کارخانہ میں چلے گئے پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ
عنہ نے اخبار میں اعلان فرمایا کہ افریقہ میں بہت
سی جگہیں ہیں۔ جو نوجوان وہاں نوکری کرنا چاہیں
درخواستیں دے دیں۔ شیخ صالح محمد صاحب نے
بھی درخواست دے دی اور کینیا کالونی کی
بندرگاہ ممباسہ میں ملازم ہو گئے اور چالیس سال
تک وہاں ملازمت کی چونکہ جس کمپنی میں ملازم تھے
وہ انگلستان کی کمپنی تھی انہوں نے ان کو بہت
سی مراعات دے کر انگلستان بھیجا اور وہ وہاں
مرتے دم تک رہے۔ شیخ صالح محمد صاحب اپنی پہلی بیوی
کی وفات پر جب کہ اس سے ان کے پانچ لڑکے اور
دو لڑکیاں تھیں قادیان آئے اور حضرت مصلح موعود
رضی اللہ عنہ سے دوسرے نکاح کی درخواست کی
اور عرض کر دیا کہ سات بچے جو سب چھوٹے ہیں ان کی
پرورش کرنے والی عورت چاہیئے۔ اسلئے حضور کی
نظر خاکسار کی لڑکی سعیدہ صادقہ بیگم پر پڑی اور
شادی کے ایک ہفتہ بعد شیخ صالح محمد صاحب بیوی بچے
افریقہ چلے گئے۔ اور میری لڑکی کے بطن سے دو
لڑکے اور ایک لڑکی موجود ہے۔ شیخ صاحب موصوف کی
ساری اولاد شادی شدہ اور صاحب اولاد ہے
شیخ صالح محمد صاحب بہت سی خوبیوں کے مالک تھے نہایت
مہمان نواز تھے اور طبیعت ملنسار تھی۔ صوم و صلوٰۃ
کے سخت پابند تھے چندے وغیرہ باقاعدہ دیتے تھے
ہبہ کر دیا تھا اپنی آخری زندگی میں اپنی ساری اولاد
کو اپنی جائداد تقسیم کر دی تھی۔ ۱۹۷۵ء میں مجلس
مشاورت میں میرے چھوٹے بھائی ڈاکٹر عبدالحمید صاحب
جو پاکستان ریلوے میں چیف میڈیکل افسر تھے اور
ریٹائر ہونے کے بعد ولایت چلے گئے تھے۔ ربوہ
مجلس مشاورت کے موقع پر آئے ہوئے تھے حضرت
خلیفہ ثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت
واپس جا کر انگلستان میں جماعت احمدیہ اور مرحومین کے لئے ایک قطعہ زمین بلیک برن میں خریدا۔ شیخ صالح محمد صاحب ہسپتال میں ۱۸ جون ۱۹۷۵ء کو فوت ہوئے اور ان کی پہلی قبر اس قطعہ میں بنائی گئی۔ نماز جنازہ
امام احمدیہ مسجد لنڈن نے پڑھائی اور بلیک برن میں سپرد خاک کئے گئے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے شیخ صالح محمد صاحب کو جنت فردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کا خود حافظ فرمائے۔ آمین

وصایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۸)

مسل نمبر ۲۲۱۷۸

میں خورشید بیگم بیوہ محمد ابراہیم صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۶/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ گھریلو سامان موجودہ قیمت ۱۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ از بچگان ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ خورشید بیگم معرفت اکرم عالم پرنٹنگ پریس نمبر ۲ غالب سٹریٹ ریلوے روڈ لاہور۔

گواہ شد۔ محمد صدیق شاکر وصیت ۱۷۵۷/۱ صدر حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور

گواہ شد۔ محمد عالم۔ پسر موصیہ نمبر ۲ غالب سٹریٹ۔ لاہور

مسل نمبر ۲۲۱۷۹

میں رانا اللہ دین ولد رانا سردار خان صاحب قوم بھٹی پیشہ دکانداری عمر ۸۵ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن خوشاب ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ مکان ایک عدد واقع محلہ آہیرانوالہ (کوچہ احمدیہ) خوشاب مالیتی ۱۶۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ از بچگان ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ رانا اللہ دین محلہ آہیرانوالہ کوچہ احمدیہ خوشاب۔ ضلع سرگودھا۔

گواہ شد۔ عطاء اللہ خان پٹواری (پسر موصی) خوشاب۔

گواہ شد۔ عبدالرحمن پسر موصی خوشاب۔

مسل نمبر ۲۲۱۸۰

میں اللہ رکھی بیوہ رحمت علی صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۳۲/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ اللہ رکھی بیوہ رحمت علی صاحب مرحوم۔ ۹/۳۵ فیکٹری ایریا۔ ربوہ

گواہ شد۔ عطاء اللہ کلیم ولد میاں سراج دین صاحب فیکٹری ایریا۔ ربوہ

گواہ شد۔ سعد اللہ خان قائم مقام صدر محلہ فیکٹری ایریا۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۲۱۸۱

میں شیخ رحمت اللہ ولد بابو عبدالرحمان صاحب مرحوم قوم شیخ پنشنر عمر ۸۵ سال بیعت ۱۹۰۳ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۶/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۰۰/- روپیہ بذریعہ پنشن ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ شیخ رحمت اللہ ۱/۱۲ دارالعلوم غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ رشید احمد ایاز ولد اللہ رکھا صاحب مرحوم دارالصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ عبدالعزیز ولد چوہدری عبدالکریم صاحب دارالصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۱۸۲

میں امۃ الکریم زوجہ صلاح الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیورات طلائی وزنی ۲ تولہ مالیتی ۱۴۰۰/- روپے

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الکریم زوجہ صلاح الدین صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ۔

گواہ شد۔ صلاح الدین ولد اللہ رکھا صاحب دارالبرکات ربوہ (خاوند موصیہ)

گواہ شد۔ لطیف احمد ولد طفیل محمد صاحب ۱/۴۲ دارالیمن شرقی ربوہ۔

(باقی)

الفضل میں اشتہار دینا کلیدِ کامیابی ہے

نمائندہ "الفضل" سے خاص تعاون

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقفِ زندگی ان دنوں توسیع اشاعت "الفضل" کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ ہمیں خوشی ہے کہ مخلصین ہمارے نمائندہ سے کماحقہ تعاون فرما رہے ہیں۔ اوکاڑہ، ساہیوال اور بورے والا منڈی کے دورہ کے بعد جب مکرم خواجہ صاحب وہاڑی منڈی پہنچے تو مقامی احباب نے نمائندہ الفضل سے خاص تعاون فرمایا۔ علاوہ دیگر دوستوں کے مکرم چوہدری جلال الدین صاحب ایف بلاک وہاڑی نے مستحق اصحاب کے نام الفضل جاری کرنے کے لئے مبلغ ۳۰۰/- روپے کی رقم ادا فرمائی۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب موصوف کے اہل و عیال کی حفاظت فرمائے نیز ان کے اموال میں برکت ڈالے۔ آمین (مینیجر روزنامہ الفضل)

درخواستہائے دعا

۱۔ برادرم سید صدیق احمد گردوں کے درد اور بندشِ پیشاب کی تکلیف میں مبتلا ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں جہاں ان کا اپریشن ہوگا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین (سید رفیق احمد گلی اونچی مسجد سلطان پورہ روڈ لاہور)

۲۔ خاکسار کے خسر مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب نمبردار آف گوکھووال گلے کی شدید تکلیف کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ تمام بزرگان اور احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالمجید دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

۳۔ خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے اور دو مقدموں میں ملوث کر دیا گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانیوں کو دور فرمائے اور مقدمات سے باعزت بری کرا دے۔ آمین (حکیم میاں محمد عاشق۔ انصاری سٹریٹ۔ بند روڈ۔ لاہور)

۴۔ مکرم ڈاکٹر کیپٹن مبارک احمد صاحب کی ہمشیرہ صاحبہ کا وکٹوریہ ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ صحت کیلئے دعا فرمائیں (رانا مبارک احمد ایس ڈی او بہاولپور)

۵۔ مکرم ملک لطیف احمد صاحب سرور قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ کی والدہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں آجکل بیماری شدت اختیار کر گئی ہے۔ احبابِ جماعت سے خصوصی طور پر دعا کی درخواست ہے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مربی صاحبان اطفال الاحمدیہ سالانہ اجتماع اطفال میں زیادہ سے زیادہ اطفال کو شریک کرنے کی کوشش کریں (مہتمم اطفال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایدہ اللہ کا لندن میں ورودِ مسعود

بقیہ صفحہ اوّل

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اور اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے بار بار بلند ہونیوالے اثر انگیز جملوں سے گونج اُٹھا۔ اذان کی آواز تو مسجد مبارک کے مکبر الصوت کے ذریعہ ہر روز ہی بلند ہوتی ہے لیکن اُس روز بوقت فجر اذان کی آواز طبیعت پر ایک خاص اور نہایت گہرا اثر کرنے کا موجب بنی کیونکہ تھوڑی ہی دیر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ طبی معائنہ و مشورہ اور علاج کی غرض سے انگلستان کے سفر پر روانہ ہونیوالے تھے۔ دل سے رہ رہ کر یہ دعا نکلنے لگی کہ مغرب کی فضاؤں میں بھی اللہ تعالیٰ کی تحمید و تمجید اور حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجے جانیوالے درود و سلام سے معمور ہونے کے جلد تر سامان ہوں۔

سوا چار بجے صبح حضور ایدہ اللہ مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا قصر خلافت میں اجتماعی دعا کرانے کے بعد باہر تشریف لا کر موٹر کار میں سوار ہوئے۔ دیگر اہلِ قافلہ کے بھی اپنی اپنی مقررہ کاروں میں سوار ہونے پر بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا (ہود: ۴۲) اور دیگر مسنون دعائیں پڑھتا ہوا یہ قافلہ جانب لاہور اس حالت میں روانہ ہوا کہ صبح صادق کا جھٹپٹا آہستہ آہستہ رات کی ظلمت دُور ہونے کے باعث نور کے تڑکے میں بدل رہا تھا۔ اس طرح لحظہ بہ لحظہ ظلمت کافور ہو رہی تھی اور اُفق سے سورج کا اُجالا چھن چھن کر زمین و آسمان کو روشن کر رہا تھا اور پتہ دے رہا تھا کہ آفتابِ عالمتاب نمودار ہو کر تاریکی میں لپٹی ہوئی دُنیا کو بقعہ نور میں تبدیل کرنے ہی والا ہے۔ موٹر کاریں جانبِ لاہور تیزی سے رواں تھیں اور لحظہ بہ لحظہ ظلمت کے دُور ہونے اور اُجالا پھیلنے کے نتیجہ میں راستہ روشن سے روشن تر ہو کر اس حقیقت کو مسلسل آشکار کر رہا تھا کہ مغرب میں پھیلی ہوئی کفر و ضلالت کی ظلمتیں دُور ہوں گی اور وہاں اسلام کا نور پھیل کر رہے گا اور حضور ایدہ اللہ کا یہ سفر بھی جو اگرچہ طبی معائنہ اور علاج کی غرض سے اختیار کیا گیا ہے غلبۂ اسلام کے ضمن میں قُربِ منزل کا پتہ دینے والا ایک نیا سنگِ میل ثابت ہوگا اور اسی یقین کو پختہ سے پختہ تر کرنے کا موجب بنے گا کہ ؎

دوستو اُس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اِس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن
اِک بڑی مدت سے دیں کو کُفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کُفر کو کھانے کے دن
دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن
دیں کی نصرت کے لئے اِک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

اس سفر میں حضور ایدہ اللہ کے ہمراہ انگلستان جانیوالے احباب کے علاوہ ربوہ سے مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان، مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان و سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ، مکرم عبد المالک صاحب ضیغم نائب وکیل التبشیر تحریک جدید، مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب و مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب (فرزندان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ) اور صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب بھی کراچی تک مشایعت کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے حضور کے ہمراہ ربوہ سے لاہور روانہ ہوئے۔ مزید برآں محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ، مکرم محمد شفیق قیصر صاحب مہتمم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، صاحبزادہ مرزا عمر احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب (فرزندان محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب) اور سید قمر سلیمان صاحب ابن محترم سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم قافلہ کے ہمراہ مشایعت کی غرض سے ربوہ سے لاہور تک آئے۔

لاہور میں ورود

حضور ایدہ اللہ ماہ ظہور کو سوا چار بجے علی الصبح ربوہ سے بذریعہ موٹر کار روانہ ہو کر ۹ بجکر ۱۵ منٹ پر صبح لاہور میں ورود فرما ہوئے اور سیدھے مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی کوٹھی واقعہ ۹۳ رشید عالم روڈ لاہور چھاؤنی تشریف لے گئے۔ وہاں جماعتِ احمدیہ لاہور اور لاہور کی مقامی ذیلی تنظیموں یعنی مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کے عہدیداران نیز مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں پہلے سے جمع تھے اور خوبصورت شامیانوں کے نیچے کرسیوں پر بیٹھے حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری کے منتظر تھے۔ جونہی حضور ایدہ اللہ کی موٹر کار کوٹھی کے اندر داخل ہوئی جملہ احباب نے کھڑے ہو کر حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب مع اپنے فرزند بھی حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے جہلم سے لاہور تشریف لائے ہوئے تھے۔ مزید برآں شیخوپورہ سے وہاں کے امیر جماعت مکرم چوہدری انور حسین صاحب، مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب ریٹائرڈ انجنیئر، مکرم چوہدری عبد السمیع صاحب انجنیئر، مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب اور مکرم مولوی سجاد احمد صاحب مربی سلسلہ، نیز مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی اور مکرم چوہدری عبد الحق صاحب ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد بھی حضور ایدہ اللہ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کرنے کی غرض سے آئے ہوئے تھے۔ سب سے پہلے مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت مقامی اور مکرم چوہدری فتح محمد صاحب نائب امیر جماعت مقامی نے آگے بڑھ کر حضور کی خدمت میں اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا عرض کرنے اور خوش آمدید کہنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور ان دونوں کو مصافحہ کا شرف عطا کرنے اور ان سے مختصر گفتگو فرمانے کے بعد اندر تشریف لے گئے۔

احباب لاہور سے خطاب

صبح کے ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد ساڑھے آٹھ بجے کے قریب حضور باہر تشریف لائے اور احبابِ جماعت (جو بہت کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے) کے درمیان صدر جگہ پر رونق افروز ہوئے اور انہیں ایک نہایت ہی بصیرت افروز خطاب سے نوازا جو چالیس منٹ تک جاری رہا۔

حضور ایدہ اللہ نے اس خطاب کے شروع میں اپنی علالت اُس کے مختلف علاج نیز اس ضمن میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور فضل و رحمت کے ظاہر ہونیوالے ایک خاص نشان نیز خاصی حد تک صحتیابی اور بقیہ بیماری کی تفصیلات بیان فرمانے کے بعد طبی معائنہ اور علاج کی غرض سے انگلستان کا سفر اختیار کرنے کا ذکر فرمایا اور احباب کو اپنی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ بعض زمانوں کی بعض مخصوص حقیقتیں ہوتی ہیں۔ اگر لوگ اپنے زمانہ کی حقیقت کو پہچان لیں تو اس سے بڑی خوش نصیبی اور کوئی نہیں ہوتی۔ اور اگر وہ اس حقیقت کو پہچاننے سے قاصر رہیں تو اس سے بڑی بدقسمتی اور کوئی نہیں۔ سو اس زمانہ کی حقیقت یہ ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں جس مہدی کے مبعوث ہونے کی بشارت دی تھی وہ دُنیا میں ظاہر ہو چکا ہے۔ نوعِ انسان کی خوش نصیبی اس حقیقت کو پہچاننے اور اسے تسلیم کرنے کے ساتھ وابستہ ہے۔ اس حقیقت کی عظمت و اہمیت واضح کرنے کے لئے حضور نے ظہورِ مہدی سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد احادیث بیان فرمائیں اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل کی حیثیت سے مہدی علیہ السلام کے مقام کی رفعت اور ان کے ذریعہ رُونما ہونیوالے انقلاب کی عظمت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

حضور نے موجودہ زمانہ کی اس حقیقت کو پہچاننے کے عملی تقاضوں کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ ظہورِ مہدی علیہ السلام کی دوسری صدی اسلام کے غالب آنے کی صدی ہے۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم اپنی ہمت اور طاقت اور استعداد و استطاعت کی آخری حد تک اس امر کی پوری کوشش کریں کہ رُوئے زمین میں اللہ تعالیٰ کی توحید قائم ہو اور محسنِ انسانیت کی حیثیت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار تمام بنی نوعِ انسان کے دلوں میں پیدا ہو جائے۔ حضور نے فرمایا آج کا انسان مذہب سے بیگانہ ہو رہا ہے کہ خدا کی ضرورت نہیں انسان کی راہنمائی کے لئے عقل کافی ہے۔ حضور نے آسمانی نور کی ہدایت پرواہ نہ کرنے والی عقل کی فریب کاریوں اور گمراہیوں کو واضح کرنے کے لئے متعدد فلسفیوں اور سائنسدانوں کے بدلتے ہوئے ایک دوسرے سے متضاد نظریات، ان کی باہم متخالف دریافتوں، ایجادوں اور ان کے نتیجہ میں نوعِ انسانی کو پہنچنے والے نقصانات اور ان کے مہلک اثرات پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی اور مثالیں دے دے کر واضح فرمایا کہ زمانہ ثابت کر رہا ہے کہ مجرّد عقل پر انحصار تباہی کا پیش خیمہ ہے۔ حضور نے فرمایا اس حقیقت کو دُنیا کے ذہن نشین کرانا اور ظہورِ مہدی علیہ السلام سے دُنیا کو آگاہ کرنا اور اس طرح انہیں عقلیت کے دامِ فریب سے نجات دلا کر آسمانی راہنمائی کا گرویدہ بنانا ہماری ذمہ داری ہے۔

حضور نے اس ضمن میں احمدیوں کو ان کے اہم فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی صداقت کے جو محکم دلائل پیش فرمائے ہیں ان پر عبور حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ ہم زمانہ کے بدلتے ہوئے حالات میں سر اُٹھانے والے نت نئے مسائل کا حل بھی پیش کریں اور اس طرح اسلامی تعلیم کی روشنی میں نوعِ انسان کو دُکھوں سے نجات دلائیں۔ لیکن اپنی اس ذمہ داری کو ادا کرنے میں کسی احمدی کا سر فخر و غرور سے اُونچا نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ ہم نوعِ انسان کی خدمت کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ ہم دوسروں کو دُکھ دینے کے لئے نہیں بلکہ نوعِ انسان کے دُکھ دُور کرنے کے لئے کھڑے کئے گئے ہیں اس لئے ہمارا کوئی دشمن نہیں ہم سب کے سچے ہمدرد اور خیر خواہ ہیں۔ ہمارا اپنا کوئی وجود ہی باقی نہیں ہے کیونکہ ہم اپنا سب کچھ بنی نوع انسان کے لئے قربان کر چکے ہیں۔ ہمارا اپنا جسم تحلیل ہو گیا ہے اور صرف عمل رہ گیا ہے جو سراسر بنی نوعِ انسان کی بھلائی، بہتری اور خیر خواہی کا آئینہ دار ہے۔ یہ ہے ایک احمدی کا مقام اور اسے اپنے اس مقام کو کبھی اور کسی حال میں بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ مہدی علیہ السلام کو مبعوث کرنے والے خدا کا یہ فیصلہ ہے کہ نوعِ انسانی محسنِ انسانیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ اِس فیصلہ کو رُوبہ عمل لانے کا ایک ہی طریق ہے کہ ہم اپنے نفس کو مار دیں اور صحیح معنوں میں ہمدردِ نوعِ انسان بن جائیں۔ ہمارے دل میں ایک ہی تڑپ ہونی چاہیئے کہ اگر نوعِ انسان ہمیں اور ہمارے اِس مقام کو نہیں پہچانتے تو نہ پہچانیں خدا کو تو پہچانیں اور اسی کے آستانہ پر جھکیں۔

اِس پُر اثر اور بصیرت افروز خطاب کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ (باقی)